روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 8 جولائی 2011ء 5 شعبان 1432 ہجری 8 وفا 1390 ہش جلد 61-96
نمبر 156

ٹھیک اسی دن

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’ایک دفعہ اپریل 1883ء میں صبح کے وقت بیداری ہی میں جہلم سے روپیہ روانہ ہونے کی اطلاع دی گئی اور......اس روپیہ کے روانہ ہونے کے بارہ میں جہلم سے کوئی خط نہیں آیا تھا......اور ابھی پانچ روز نہیں گزرے تھے جو پینتالیس ۴۵ روپے کا منی آرڈر جہلم سے آ گیا اور جب حساب کیا گیا تو ٹھیک ٹھیک اسی دن منی آرڈر روانہ ہوا تھا جس دن خداوند عالم الغیب نے اس کے روانہ ہونے کی خبر دی تھی۔‘‘

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 567، 568)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

معجزہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ معجزہ ایسے امر خارق عادت کو کہتے ہیں کہ فریق مخالف اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز آ جائے خواہ وہ امر بظاہر نظر انسانی طاقتوں کے اندر ہی معلوم ہو جیسا کہ قرآن شریف کا معجزہ جو ملک عرب کے تمام باشندوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ پس وہ اگرچہ بنظر سرسری انسانی طاقتوں کے اندر معلوم ہوتا تھا لیکن اس کی نظیر پیش کرنے سے عرب کے تمام باشندے عاجز آ گئے۔ پس معجزہ کی حقیقت سمجھنے کے لئے قرآن شریف کا کلام نہایت روشن مثال ہے کہ بظاہر وہ بھی ایک کلام ہے جیسا کہ انسان کا کلام ہوتا ہے لیکن وہ اپنی فصیح تقریر کے لحاظ سے اور نہایت لذیذ اور مصفّٰی اور رنگین عبارت کے لحاظ سے جو ہر جگہ حق اور حکمت کی پابندی کا التزام رکھتی ہے اور نیز روشن دلائل کے لحاظ سے جو تمام دنیا کے مخالفانہ دلائل پر غالب آ گئیں اور نیز زبردست پیشگوئیوں کے لحاظ سے ایک ایسا لاجواب معجزہ ہے جو باوجود گذرنے تیرہ سو برس کے اب تک کوئی مخالف اس کا مقابلہ نہیں کر سکا اور نہ کسی کو طاقت ہے جو کرے۔ قرآن شریف کو تمام دنیا کی کتابوں سے یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ معجزانہ پیشگوئیوں کو بھی معجزانہ عبارات میں جو اعلیٰ درجہ کی بلاغت اور فصاحت سے پُر اور حق اور حکمت سے بھری ہوئی ہیں بیان فرماتا ہے۔ غرض اصلی اور بھاری مقصد معجزہ سے حق اور باطل یا صادق اور کاذب میں ایک امتیاز دکھلانا ہے اور ایسے امتیازی امر کا نام معجزہ یا دوسرے لفظوں میں نشان ہے۔ نشان ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس کے بغیر خدائے تعالیٰ کے وجود پر بھی پورا یقین کرنا ممکن نہیں اور نہ وہ ثمرہ حاصل ہونا ممکن ہے کہ جو پورے یقین سے حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ مذہب کی اصلی سچائی خدائے تعالیٰ کی ہستی کی شناخت سے وابستہ ہے۔ سچے مذہب کے ضروری اور اہم لوازم میں سے یہ امر ہے کہ اس میں ایسے نشان پائے جائیں جو خدائے تعالیٰ کی ہستی پر قطعی اور یقینی دلالت کریں اور وہ مذہب اپنے اندر ایسی زبردست طاقت رکھتا ہو جو اپنے پیرو کا خدائے تعالیٰ کے ہاتھ سے ہاتھ ملا دے اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ صرف مصنوعات پر نظر کر کے صانع کی فقط ضرورت ہی محسوس کرنا اور اس کی واقعی ہستی پر اطلاع نہ پانا یہ کامل خداشناسی کے لئے کافی نہیں ہے اور اسی حد تک ٹھہرنے والے کوئی سچا تعلق خدائے تعالیٰ سے حاصل نہیں کر سکتے۔ اور نہ اپنے نفس کو جذبات نفسانیہ سے پاک کر سکتے ہیں۔ اس سے اگر کچھ سمجھا جاتا ہے تو صرف اس قدر کہ اس ترکیب محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہئے نہ یہ کہ درحقیقت وہ صانع ہے بھی اور ظاہر ہے کہ صرف ضرورت کو محسوس کرنا ایک قیاس ہے جو رؤیت کا قائم مقام نہیں ہو سکتا اور نہ رؤیت کے پاک نتائج اس سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس جو مذہب انسان کی خداشناسی کو صرف ہونا چاہئے کے ناقص مرحلہ تک چھوڑتا ہے وہ اس کی عملی حالت کا چارہ گر نہیں ہے۔ پس درحقیقت ایسا مذہب ایک مردہ مذہب ہے جس سے کسی پاک تبدیلی کی توقع رکھنا ایک طمع خام ہے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم ۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 59)

روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہِ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں .... پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 687)

☆ کیا آپ روزانہ تلاوت قرآن کریم کر رہے ہیں؟

☆ کیا آپ کے گھر کے تمام افراد روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں؟

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

مقابلہ مقالہ نویسی

برائے اطفال الاحمدیہ 2011ء

(زیر اہتمام: قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

عنوان: ’’اطاعت وخدمت والدین‘‘

مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2011ء

تفصیل انعامات:۔

اول: ماڈل منارۃ المسیح + کتب + سند امتیاز + 25 ہزار روپے نقد

دوم: ماڈل منارۃ المسیح + کتب + سند امتیاز + 15 ہزار روپے نقد

سوم: ماڈل ستارہ احمدیت + کتب + سند امتیاز + 5 ہزار روپے نقد

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 623

گورنری سے استعفیٰ کی عجیب وغریب داستان

حضرت ابوبکر شبلیؒ (861ء۔ 945ء) بغداد کے مشہور صوفیاء اور جلیل القدر مشائخ میں سے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم بغداد ہی میں پائی پھر نہاوند کے گورنر مقرر ہوئے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد یکا یک دربار شاہی کا ایک منظر دیکھ کر اس منصب عالی سے دستکش ہو گئے اور حضرت جنید بغدادی کے حلقہ ارادت میں آ کر بقیہ ساری عمر فقر و درویشی میں بسر کی آپ عقائد میں حضرت جنید کے مرید تھے اور مالکی مشرب رکھتے تھے آپ کا مزار بغداد کے اعظیمہ قبرستان میں حضرت امام ابوحنیفہ کے مقبرہ کے قریب واقع ہے۔

حضرت فریدالدین عطار نے اپنی کتاب ''تذکرۃ الاولیاء'' کے باب 78 میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔ میں نے تیس سال تک علم فقہ و حدیث پڑھا۔ یہاں تک کہ علم کا آفتاب میرے سینہ سے طلوع ہوا۔ پھر میں استادان طریقت کی خدمت میں گیا اور ان سے کہا کہ مجھے علم الٰہی کی تعلیم دو۔ لیکن کوئی شخص بھی نہ جانتا تھا۔ بلکہ انہوں نے کہا کہ کسی چیز کا نشان کسی چیز سے ملتا ہے لیکن غیب کا کوئی نشان نہیں ہوتا۔ میں ان کی بات سن کر حیران رہ گیا اور کہا آپ تو اندھیری رات میں ہی ہیں اور میں صبح روشن میں ہوں۔ پھر میں نے حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنی ولایت کو ایک چور کے سپرد کر دیا۔ حتیٰ کہ جو کچھ اس نے میرے ساتھ کیا وہ کیا۔

نقل ہے کہ آپ نے جاہلوں اور نااہلوں کے ساتھ بہت سی مصیبتیں برداشت کیں اور ہمیشہ ردوقبول کے شور وشر میں رہے۔ لوگوں نے ہمیشہ آپ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ کیونکہ آپ کی بعض باتیں حضرت حسین منصور سے ملتی جلتی تھیں۔ آپ کے ابتدائی حالت یہ ہے کہ آپ امیر نہاوند تھے۔ ایک دفعہ دربار خلافت سے تمام امراء کے نام حاضری کے پروانے جاری ہوئے۔ گویا کہ آپ بھی بحیثیت امیر ہونے کے دربار خلافت میں حاضر ہوئے۔ خلیفہ نے تمام امراء کو خلعت عطا کئے۔ اس اثناء میں ایک امیر کو چھینک آ گئی۔ اس نے خلعت سے اپنے منہ اور ناک کو صاف کیا۔ لوگوں نے یہ بات خلیفہ سے کہی کہ فلاں شخص نے ایسا کیا ہے۔ خلیفہ نے اس سے خلعت چھین لینے کا حکم دیا اور امارات سے بھی معزول کر دیا۔ آپ جب اس حال سے آگاہ ہوئے تو آپ نے سوچا۔ کہ جو شخص مخلوق کے دیئے ہوئے خلعت کے ساتھ بے ادبی کرتا ہے۔ وہ عزل و استخفاف کا مستحق ٹھہرتا ہے اور اس کا خلعت و رتبہ چھین لیا جاتا ہے۔ پس وہ شخص جو بادشاہ عالمیان کے ساتھ بے ادبی کرے۔ خدا جانے اس کی کیا حالت ہو گی۔ آپ اس وقت خلیفہ کی خدمت میں واپس آئے اور کہا۔

یا امیر تم جو کہ مخلوق ہو۔ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ لوگ تمہارے خلعت کے ساتھ بے ادبی کریں۔ معلوم ہے۔ کہ تمہاری خلعت کی قدر و قیمت کیا ہے۔ بادشاہ عالمیان نے مجھے اپنی دوستی و معرفت کا خلعت دیا ہے۔ کیا وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ میں اس کے دیئے ہوئے خلعت کو مخلوق کی خلعت سے ناپاک کروں۔ پس آپ باہر آ گئے اور حضرت خیر نساج کی مجلس میں حاضر ہو کر توبہ کی اور آپ پر ایک حالت طاری ہو گئی۔ حضرت خیر نساج نے آپ کو حضرت جنیدؒ کی خدمت میں جانے کو کہا۔ آپ جب حضرت جنیدؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو کہا کہ آشنائی کے گوہر کا نشان آپ کے پاس ملتا ہے۔ یا تو بخش دیجئے یا فروخت فرمائیے۔ حضرت جنید نے فرمایا۔ اگر میں اسے فروخت کروں تو تم ہرگز اس کی قیمت ادا نہ کر سکو گے۔ اگر بخش دوں تو تم کو مفت مال کی کچھ قدر و قیمت نہ ہو گی اور تم خواہ مخواہ اسے ضائع کرو گے۔ ہاں مردوں کی طرح اپنے سر کے قدم بناؤ اور اس دریا میں کود پڑو یہاں تک صبر و انتظار کرو کہ وہ گوہر تمہارے ہاتھ آئے پھر آپ نے کہا۔ اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک سال تک گندھک فروشی کرو۔ پس آپ نے ایسا ہی کیا جب ایک سال ہو گیا۔ تو حضرت جنیدؒ نے فرمایا جاؤ۔ اب ایک سال تک دریوزہ گری کرو اور اس طرح کسی شے کے ساتھ مشغول نہ ہو۔ پس آپ نے ایسا ہی کیا اور سال بھر آپ نے بغداد کے تمام بازاروں میں دریوزہ گری کی اور کسی شخص نے بھی آپ کو کچھ نہ دیا پھر آپ نے تمام حالت حضرت جنید کی خدمت میں عرض کی۔ حضرت شیخ جنید نے فرمایا کہ اب تم نے اپنی قدر قیمت کو سمجھ لیا۔ کہ لوگوں کے نزدیک تمہاری کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اب مخلوق میں دل نہ لگانا اور ان کو کسی شے پر بھی فوقیت نہ دینا۔ پھر حضرت جنیدؒ نے فرمایا تم نے شہر نہاوند میں امیری اور حاکمی کی ہے۔ جاؤ اور اہل نہاوند سے معافی طلب کرو۔ آپ گئے اور آپ نے سوائے ایک گھر کے باقی سب لوگوں سے معافی چاہی کیونکہ اس گھر کا مالک وہاں موجود نہ تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کفارہ میں ایک ہزار درہم صدقہ کئے اور پھر بھی میرے دل نے قرار نہ پکڑا جب چار سال آپ کے اس حالت میں گزر گئے تو حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ ابھی تم میں جاہ طلبی باقی ہے۔ جاؤ ایک سال اور گدائی کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک سال اور گدائی کی اور مجھے جو کچھ ملتا۔ حضرت شیخ کی خدمت میں لے آتا آپ درویشوں میں تقسیم فرما دیتے اور مجھے ہر رات بھوکا رکھتے۔ جب سال گزر گیا۔ تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ اب تم ہماری صحبت کے قابل ہوئے مگر اس شرط پر کہ درویشوں کی خدمت کرو۔ پس آپ نے ایک سال اور درویشوں کی خدمت فرمائی پھر حضرت جنید نے آپ سے سوال کیا۔ کہ اے ابا بکر اب تمہارے نفس کی قدر و قیمت تمہارے نزدیک کیا ہے آپ نے فرمایا میں اپنے نفس کو تمام جہان سے کمتر دیکھتا ہوں اور جانتا ہوں۔ پھر حضرت شیخ نے فرمایا کہ اب تمہارا ایمان درست ہوا ہے۔''

سیدنا حضرت مسیح موعود کے نزدیک تواضع، فروتنی اور انکساری سے منازل سلوک طے ہو سکتی ہے اور یہی واحد رستہ باری تعالیٰ کی زیارت کا ہے چنانچہ فرماتے ہیں

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

حضرت مصلح موعود کا پُرکیف تبصرہ

ایک بار سیدنا حضرت مصلح موعود نے حضرت شبلی کے واقعہ استعفیٰ کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ کے دوران فرمایا:۔

''بادشاہ نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا۔ چونکہ وہ ایک سخت جابر اور ظالم گورنر رہ چکے تھے اس لئے وہ علماء کے پاس جاتے اور کہتے کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ مگر جس کے پاس بھی وہ جا کر یہ کہتے کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ وہی کہتا کہ تمہاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ آخر وہ حضرت جنید بغدادیؒ کے پاس گئے اور کہا میں ہر طرف سے راندہ ہوا آپ کے پاس آیا ہوں۔ سنا ہے آپ اہل اللہ ہیں آپ بتائیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں اگر تم میری ایک بات مان لو تو میں تمہاری توبہ قبول کرانے کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے عرض کیا فرمایئے میں آپ کا ہر حکم ماننے کے لئے تیار ہوں۔ حضرت جنیدؒ نے کہا تمہارا جو دارالحکومت تھا وہاں تم جاؤ اور ہر گھر کے دروازہ پر کھڑے ہو کر وہاں کے رہنے والوں سے معافی مانگو اور کہو کہ جو جو مظالم میری طرف سے تم پر ہوئے ہیں انہیں معاف کر دو۔ چنانچہ وہ گئے اور سارے شہر میں ایک ایک دروازہ پر دستک دے کر معافی مانگی پھر واپس آئے تو حضرت جنیدؒ نے کہا میں تمہارا تکبر توڑنا چاہتا تھا اور دیکھنا چاہتا تھا کہ تم سچی توبہ کرتے ہو یا نہیں ورنہ توبہ تو ہر حالت میں قبول ہو سکتی ہے۔ اس پر انہوں نے حضرت جنیدؒ کی بیعت کی اور پھر خود روحانیت میں اس قدر ترقی کی کہ مشہور اہل اللہ بن گئے۔

تو اللہ تعالیٰ کی خلعت کی بندہ روز ناقدری کرتا ہے مگر سال میں ایک دن بھی تو ایسا نہیں رکھتا جس میں اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔ وہ بے شک دعا کرتا ہے مگر دعا کرتے وقت کھچڑی پکا کر رکھ دیتا ہے۔ کچھ تو وہ یہ مانگتا ہے کہ میرے بچے بیمار ہیں انہیں تندرست کر، کچھ وہ یہ مانگتا ہے کہ فلاں مقدمہ چل رہا ہے اس میں مجھے کامیاب کر، کچھ وہ یہ مانگتا ہے کہ فلاں تجارت ہے اس میں مجھے نفع دے، کچھ وہ یہ مانگتا ہے کہ میرا ہمسایہ مجھے دِق کرتا ہے اس کی دقت میرے سامنے سے ہٹا، کچھ وہ یہ مانگتا ہے کہ مجھ پر بہت قرض ہو گیا ہے اسے اتار۔ غرض وہ دعا کو گڈمڈ کر دیتا ہے۔''

(خطبات محمود سال 1936ء جلد صفحہ 740-741)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

اے لوگو عیش دنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو خوف مرگ و خیال فنا نہیں
وہ دن بھی ایک دن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

8 سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

واقفین و واقفات نو جرمنی کی الگ الگ کلاسز، ہدایات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

19 جون 201ء

(قسط اول)

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

کلاس واقفین نو جرمنی

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح کے ہال میں تشریف لائے جہاں واقفین نو بچوں کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں جرمنی بھر کی جماعتوں سے ان 240 واقفین نو نے شمولیت کی سعادت پائی جنہوں نے وکالت وقف نو کے جاری کردہ نصاب کے سالانہ امتحان میں جرمنی بھر میں بالترتیب 250 پوزیشنز حاصل کی تھیں۔

اس کلاس کا امسال کا موضوع افریقہ تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزم عبدالمنان سلام صاحب نے کی اور عزیزم انس احمد جاوید صاحب نے اردو ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں سفیر احمد انجم صاحب نے آنحضرت کی حدیث اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم نورالدین اشرف صاحب نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؏

احمدی اٹھ کہ وقت خدمت ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بینن اور نائیجیریا کا تعارف

بعد ازاں عزیزم اظہر اقبال نے افریقہ کے دو ممالک بینن (Benin) اور نائیجر (Niger) کا تعارف پیش کیا اور بتایا کہ نائیجر (Niger) مغربی افریقہ کا ملک ہے۔ اس کے ہمسایہ ممالک میں نائیجیریا، بینن، بورکینا فاسو، الجیریا، لیبیا اور چاڈ شامل ہیں۔ نائیجر کا زیادہ تر علاقہ پہاڑوں اور صحرا پر مشتمل ہے۔ صحرائے اعظم کا کچھ حصہ نائیجر میں پایا جاتا ہے۔ نائیجر کا رقبہ 12 لاکھ ستر ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ اس کے مقابل پر جرمنی کا رقبہ تین لاکھ ستاون ہزار مربع کلومیٹر ہے یعنی چار دفعہ جرمنی نائیجر (Niger) میں پورا آجاتا ہے۔ نائیجر کو کوئی سمندر نہیں لگتا۔

بینن (Benin) مغربی افریقہ کا ملک ہے جو کہ Gulf of Guinea پر واقع ہے۔ اس کے ہمسایہ ممالک میں ٹوگو، بورکینا فاسو، نائیجر اور نائیجیریا شامل ہیں۔ بینن نسبتاً چھوٹا ملک ہے جس کا رقبہ ایک لاکھ 12 ہزار 600 مربع کلومیٹر ہے۔ جرمنی بینن کی نسبت تین گنا بڑا ہے۔ بینن کی آبادی 9.5 ملین ہے۔ دارالحکومت Portonovo ہے۔ لیکن حکومتی ادارے زیادہ تر ساحلی شہر Cotonou میں واقع ہیں۔

اس کے بعد ان دونوں ممالک کی قوموں اور زبانوں کے متعلق ایک مضمون عزیزم براق مشتاق نے پیش کیا اور بتایا کہ نائیجر (Niger) میں 52 فیصد Hausa قوم پائی جاتی ہے جس کے بعد Djerma قوم آتی ہے جن کی تعداد 23 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی اقوام بھی پائی جاتی ہیں۔ Hausa قوم کافی بڑی ہے جو مغربی اور وسطی افریقہ میں پائی جاتی ہے۔ اس قوم کی کل تعداد 21 ملین ہے جبکہ نائیجر میں اس کی تعداد 6 ملین ہے۔

بینن (Benin) میں تقریباً 60 فیصد سے زائد قبیلے پائے جاتے ہیں اور تقریباً اتنی ہی زبانیں ہیں۔ آبادی کا ساٹھ فیصد EWE سے تعلق رکھتا ہے جس میں Fon، Bariba، Atakora اور Yoruba اقوام شامل ہیں۔ بینن میں Fulba اور Dendi اقوام بھی پائی جاتی ہیں۔ بینن کی دفتری زبان تو French ہے لیکن اس کے علاوہ بہت سی دوسری زبانیں بولی جاتی ہیں۔

عزیزم براق مشتاق نے ان ممالک میں خوراک کے حوالہ سے معلومات پیش کرتے ہوئے ایک سبزی Cassava پیش کی۔ تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو Yaam (یام) ہے۔ Cassava پتلا ہوتا ہے۔ یہ Yaam بھی کھاتے ہیں۔ اس کو ابال کر، جس طرح تم فش اینڈ چپس کھاتے ہوئے مرچوں کے ساتھ یا سالن کے ساتھ، اس طرح چپس تل کے بھی کھاتے ہیں اور ابال کے بھی کھاتے ہیں اور اس کو اچھی طرح پیس کے سخت سی چیز بنا کے وہ بھی سالن کے ساتھ ملا کے کھاتے ہیں اور Cassava بھی اسی طرح بناتے ہیں۔ اس کو پیس کر، آٹا سا بنا کے اس میں چینی ڈال کے اسے بھی کھاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ نہ سمجھیں کہ Cassava اور Yaam، Backward علاقے کے لوگوں کی خوراک ہے۔ ساؤتھ انڈیا جو انڈیا کا ترقی یافتہ علاقہ ہے ان کی خوراک بھی Cassava اور Yaam ہے جو کھاتے ہیں۔ چاول، کساوا اور یام وہاں بھی ہوتا ہے بلکہ اور علاقوں میں بھی ہوتا ہے۔

اس کے بعد ان دونوں ممالک میں پائے جانے والے مذاہب کے بارے میں عزیزم ذیشان احمد نے بتایا کہ نائیجر (Niger) میں زیادہ تر مسلمان پائے جاتے ہیں جن کی تعداد اندازاً 93 فیصد ہے۔ 6.6 فیصد لوگ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں اور 0.4 فیصد لوگ عیسائی ہیں۔

ملک بینن (Benin) میں تقریباً 42 فیصد عیسائی پائے جاتے ہیں جن میں بڑی تعداد کیتھولک عیسائیوں کی ہے۔ ان کے علاوہ تقریباً 28 فیصد مسلمان ہیں۔ باقی 30 فیصد دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن میں Yoruba، GA اور Vodoo شامل ہیں۔

Vodoo مذہب کی ایک بات یہ ہے کہ افریقہ میں بھی لوگوں کو جن چڑھتے ہیں یا ان کے اندر روحیں حلول کر جاتی ہیں۔ افریقہ میں ایسے شخص کو بہت مقدس سمجھا جاتا ہے کہ اس کے اندر خدا کی روح آگئی ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسانوں کا خدا کے ساتھ ایک رابطہ قائم ہو گیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عربوں میں بھی جنوں کا رواج ہے ان میں بھی جن پڑ جاتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؏

تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

عزیزم مرتضیٰ منان نے بہت عمدہ آواز میں سنایا جس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا اور فرمایا اچھی پڑھ لی ہے۔ کہاں سے آئے ہو۔ یہاں پیدا ہوئے ہو۔ جس جوش سے پڑھنی چاہئے تھی اسی طرح پڑھی ہے۔ دونوں چیزیں ملا کے درد بھی اور جوش بھی۔

اس کے بعد عزیزم حبیب احمد نے بینن اور نائیجر میں جماعت کے تعارف پر مشتمل ایک مضمون پیش کرتے ہوئے بتایا۔

بینن اور نائیجر میں جماعت کا تعارف

بینن میں جماعت کا آغاز 1967ء میں ہوا جب مکرم Douda Sakiou صاحب بزنس کے سلسلہ میں نائیجیریا گئے اور وہاں جماعت احمدیہ سے متعارف ہونے کے بعد جماعت میں داخل ہو گئے۔ اب ماشاء اللہ بینن میں 329 جماعتیں قائم ہیں۔ 187 بیوت الذکر ہیں جن میں سے 119 بیوت خود بنائی ہیں اور 68 بیوت تعمیر شدہ اماموں سمیت جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ اس وقت بینن میں 15 مربیان خدمت بجا لا رہے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ 5 لوکل مشنریز بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 8 معلمین بھی کام کر رہے ہیں۔ اس وقت بینن میں واقفین نو کی تعداد 60 ہے۔

جیسا کہ جماعت احمدیہ دوسرے افریقن ممالک میں تعلیم اور صحت کے میدان میں بھی خدمات بجا لا رہی ہے۔ بینن میں بھی جماعت احمدیہ کے 2 سکولز ہیں۔ ایک ہسپتال، 2 کلینکس، 1 ہومیوپیتھی ہسپتال اور ایک ڈسپنسری ہے۔

سرزمین بینن کو 2004ء میں یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ خلیفہ وقت کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب 2004ء میں پہلی مرتبہ بینن تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے مرکزی بیت ''بیت المہدی'' کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے علاوہ Maraku میں 60 بیڈ کے ہسپتال کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ اس وقت بینن کے صدر جنرل Mathieu Kerekou نے بھی حضور اقدس سے ملاقات کرنے کی سعادت حاصل کی۔ 2008ء میں سرزمین بینن کو یہ سعادت دوبارہ حاصل ہوئی جب حضور اقدس تین روزہ دورے پر بینن تشریف لے گئے۔ آپ نے مرکزی بیت اور ہسپتال کا افتتاح فرمایا اور اس موقع پر اس وقت کے اور موجودہ صدر مملکت Dr. Boni Yayi نے حضور اقدس سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس کے علاوہ حضور نے بینن کے جلسہ سالانہ کے موقع پر خطاب بھی فرمایا۔

نائیجر میں جماعت 1976ء میں قائم ہوئی۔ جب مکرم خالد عبداللہ صاحب نائیجیریا کے مربیان کے ذریعہ جماعت احمدیہ سے متعارف ہونے کے بعد جماعت میں داخل ہوئے۔ 2000ء میں

جماعت باقاعدہ طور پر رجسٹرڈ ہوئی اور اب ماشاء اللہ نائیجر میں 84 جماعتیں قائم ہیں۔ 59 بیوت ہیں جن میں سے 19 بیوت خود بنائی ہیں اور 40 بیوت تعمیر شدہ اماموں سمیت جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔
اس وقت نائیجر میں 4 مربیان خدمت بجالا رہے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ 1 لوکل مشنری بھی شامل ہیں۔ اس وقت بینن میں واقفین نو کی تعداد 10 ہے۔
2007ء سے ایک پرائمری سکول بھی قائم ہے جہاں اس وقت 65 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
افریقہ کے غریب ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور ارشادات کے تحت ہیومینیٹی فرسٹ انٹرنیشنل کو غیر معمولی خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق بین اور نائیجر ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کے سپرد کئے ہیں۔ جہاں اس وقت غریب عوام کی خدمت کے لئے درج ذیل پروگرام جاری ہیں۔
1۔ پینے کا پانی مہیا کرنا۔ 2۔ یتیم بچوں کی کفالت۔ 3۔ آنکھوں کا علاج اور آپریشن۔ 4۔ غریب، پسماندہ علاقوں میں میڈیکل کیمپس۔ 5۔ تعلیم کے لئے سکولز اور نوجوانوں کو اپنے قدموں پر کھڑا کرنے کے لئے IT سنٹرز کا قیام۔ 6۔ قدرتی آفات کے نتیجہ میں متاثرین کی فوری مدد۔
ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کے تحت احمدی نوجوانوں کو ان دونوں ممالک میں خدمت کی جو توفیق مل رہی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے احمد اشرف بٹر صاحب نے بتایا۔

Water for Life(1)
پراجیکٹ

نائیجر اور بینن کے بعض علاقوں میں پانی کی کافی کمی ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں جہاں گھروں میں پائپ لائنوں کے ذریعے پانی پہنچ جاتا ہے اور ہم میں سے کئی تو شاید کافی کافی دیر شاور کے نیچے نہانے کے مزے لیتے رہتے ہیں۔ وہاں افریقہ کے بعض ممالک میں پانی کی اس قدر کمی ہے کہ میلوں دور جا کر کسی چھپڑ نما جگہ سے صرف پینے کے لئے پانی لانا پڑتا ہے۔ ایسی جگہوں سے بھی پانی پیا جاتا ہے جہاں انسان اور جانور نہاتے بھی ہیں۔
اس مشکل کا ایک حل تو یہ ہے کہ جہاں ممکن ہے وہاں واٹر پمپس لگائے جائیں۔ لیکن جو کمپنیاں یہ کام کر سکتی ہیں وہ اتنا زیادہ پیسہ لیتی ہیں کہ غریبوں کے لئے ایک عام سا نلکا بھی ایک خواب بن کر رہ جاتا ہے۔ ایک ایک نلکے کے لئے تین تین ہزار یورو لیا جاتا ہے جو کہ بعض دفعہ پورے گاؤں کے لئے بھی دینا ناممکن بن جاتا ہے۔
خدا تعالیٰ کے فضل سے خلیفہ وقت کی زیر ہدایت ہیومینیٹی فرسٹ اس پراجیکٹ پر کام کر رہی ہے۔ ابھی گزشتہ سال ہی ہیومینیٹی فرسٹ نے بینن میں 50 پمپس اور اسی طرح نائیجر میں بھی 25 جگہوں پر نلکے مرمت کئے اور امسال بھی کئی جگہوں پر پمپس لگائے جا رہے ہیں۔
مزے کی بات یہ ہے کہ جہاں دوسری کمپنیاں دو سے تین ہزار یورو لیتی ہیں وہاں ہیومینیٹی فرسٹ صرف 600 یورو میں پمپس لگا سکتی ہے اور یہ صرف بے لوث اور رضا کارانہ خدمت کے ذریعے ہی ممکن ہوا کرتا ہے۔ جہاں منافع کی پرواہ نہ ہو بلکہ صرف اور صرف انسانوں کی خدمت ہی پیش نظر ہو۔

کفالت یتامیٰ پراجیکٹ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں۔ افریقہ میں بھی مختلف بیماریوں، حادثات یا جنگوں وغیرہ کی وجہ سے بہت سے والدین وفات پا جاتے ہیں اور اپنے پیچھے لاوارث بچے چھوڑ جاتے ہیں جن کا خیال رکھنے والا بعض اوقات کوئی بھی نہیں ہوتا۔
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2008ء میں ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کو بینن میں 50 یتیموں کا خیال رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ امسال مزید 50 بچوں کا اضافہ ہوا ہے۔ بلکہ اب تو بفضل اللہ تعالیٰ اس سکیم کے تحت بینن میں Portonovo میں ان یتیم بچوں کے لئے ایک بلڈنگ بنانے کا کام بھی شروع ہو چکا ہے جس کا نام حضور اقدس نے از راہ شفقت ''دارالاکرام'' منظور فرمایا ہے۔ کنسٹرکشن شروع ہو چکی ہے اور انشاء اللہ 8 ماہ میں وہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ ہاں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ابھی جبکہ ہم میدان عمل میں نہیں اترے اس کے باوجود اس نیک کام میں مدد کر سکتے ہیں اور وہ اس طرح کہ ایک یتیم بچے کا ایک ماہ کا ہر طرح کا خرچہ جس میں تعلیم، صحت، کھانا اور دوسرے اخراجات شامل ہیں صرف 29 یورو ماہانہ ہے۔ اگر ہم چاہیں تو ایک بھائی کی ہم اس طرح بھی مدد کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ جو ہر سال مختلف چیزوں کے پیکٹس افریقہ بھجوائے جاتے ہیں اس میں بھی ہم حصہ لے سکتے ہیں۔

آنکھوں کا علاج

پیارے بھائیو! دنیا بھر میں آنکھوں کی مختلف قسم کی بیماریوں کے باعث بہت سے لوگ تکلیف کا شکار رہتے ہیں لیکن کبھی ادویات اور کبھی آپریشن کے ساتھ ان تکالیف کو دور کر لیا جاتا ہے۔ مگر جو غریب ان ادویات یا آپریشن کا خرچ نہ اٹھا سکیں ان کے لئے علاج کروانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ افریقہ میں بھی بہت سے لوگ غریب ہونے کی وجہ سے علاج نہیں کروا پاتے۔
ان کی ان تکالیف کو دور کرنے کے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی بھی بینن اور نائیجر میں خدمات بجالا رہی ہے۔ مثال کے طور پر گزشتہ سال اس سلسلہ میں بینن میں سفید موتیا کے 100 اور نائیجر میں بھی 100 آپریشن کروانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی طرح بینن کے 26 جگہوں پر آنکھوں کو چیک کرنے کے لئے فری آئی کیمپس لگائے گئے۔ جہاں لوگوں کو چیک کر کے فری چشمے تقسیم کئے گئے اور اب ایک مستقل آپٹیکل سنٹر Portonovo بینن میں کھول دیا گیا ہے جہاں 10 ہزار فرانک سے زائد کے فری چشمے تقسیم کئے گئے۔

فری میڈیکل و سرجری کیمپس

اسی طرح دوسری بیماریوں کے علاج کے لئے میڈیکل کیمپس اور سرجری کیمپس بھی لگائے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکیم کے تحت یورپ کے احمدی اور غیر احمدی ماہرین اور بعض پروفیسر ڈاکٹرز بھی افریقہ جا کر فری میڈیکل کیمپس اور سرجری کیمپس میں شامل ہوتے ہیں جن میں جرمنی کے مشہور پروفیسر ڈاکٹر ہائن قابل ذکر ہیں جو 3 بار بینن جا کر سرجریاں کرنے کی توفیق پا چکے ہیں۔
گزشتہ دو سالوں میں 30 سے زائد میڈیکل کیمپس لگائے جا چکے ہیں۔ جن میں 1500 سے زائد مریضوں کا مفت علاج کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 3 بڑے سرجیکل کیمپس میں Viseral Surgery ہوئیں جن میں ہرنیا اور Prostate کے آپریشن کئے گئے۔ اس کے علاوہ اس سکیم کے تحت جرمنی سے مختلف مشینیں اور دوسرے قیمتی آلات بینن کے احمدی اور دوسرے ہسپتالوں میں بطور عطیہ دیئے گئے۔ جن میں 10 ڈائیلیسس مشینیں بھی شامل تھیں۔ اب Cotonou بینن میں ایک ہسپتال بھی تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔

تعلیمی میدان میں خدمات

تعلیم کو عام کرنے کے سلسلہ میں تو جماعت ہمیشہ سرفہرست رہی ہے اور کئی ممالک میں جماعت احمدیہ نے سکولز کھولے ہیں کچھ سکولز جماعت خود چلا رہی ہے اور کچھ بنا کر حکومت کو تحفتاً پیش کر دیئے جاتے ہیں تا کہ علم کا نور دور دور تک پھیل جائے۔ بینن نائیجر اور ساؤتومے میں بھی ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ تعلیم کو عام کرنے کی کوشش جاری ہے۔ مثلاً تینوں ممالک میں آئی ٹی سنٹرز کھولے گئے ہیں جہاں پر کمپیوٹر کے مختلف کورسز پر فری کلاسز کا مستقل نظام جاری ہے اور ان دو سالوں میں اب تک 500 سے زائد طلباء مختلف کورسز کے ڈپلومے لے چکے ہیں۔
Portonovo جہاں جماعت کا مرکزی مشن ہاؤس بھی ہے۔ اس کے پرائمری سکول میں مزید 3 پکے کلاس روم تعمیر کئے اور بینچز مہیا کئے گئے۔ جس میں اب 120 سے زائد بچے بآسانی تعلیم حاصل کر سکیں گے اور سکول کی ضروریات بھی پوری ہو گئی ہیں۔ (الحمد للہ)

قدرتی آفات میں خدمت خلق

جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ جہاں بھی قدرتی آفات آتی ہیں جماعت اپنے وسائل کے مطابق خدمت انسانی میں آگے آگے ہوتی ہے۔ گزشتہ سال بینن میں جو سیلاب آیا اس میں بھی آفات میں گھرے ہوئے لوگوں کی مدد کی گئی جس میں 65 ٹن اناج لوگوں میں تقسیم کیا گیا اور 8 فری میڈیکل کیمپس لگانے کی بھی توفیق ملی۔ اسی طرح نائیجر میں قحط کے دوران 25 ٹن اناج اور 25 ہزار لوگوں کے لئے کپڑے مہیا کرنے کی توفیق ملی۔
حال ہی میں حکومت کی نمائندہ مادام گراس لوانی جو کہ صدر مملکت کی ایڈوائزر بھی رہی ہیں نے بھی میڈیا کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا ہے کہ ہیومینیٹی فرسٹ کے کاموں پر اپنی طرف سے حکومت کی طرف سے بہت شکر گزار ہوں کہ یہ دور دراز سے وقتاً فوقتاً ہمارے ملک کی غریب عوام کے لئے اتنے اخراجات کر کے آتے ہیں اور مفت علاج حتیٰ کہ آپریشن بھی کر کے جاتے ہیں۔ ان کی تمام کامیابیوں کی اصل وجہ ان کے پیچھے ایک ایسا دماغ ہے جو خدا تعالیٰ کے نور سے پُر ہے اور وہ ان کے خلیفۃ المسیح کا دماغ ہے جو انہیں ہر وقت مخلوق خدا کی ہمدردی پر ابھارتا رہتا ہے اور یہ لوگ کام کرتے ہیں۔ میں حضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں اور یہ امید بھی رکھتی ہوں کہ اپنے جذبات کے ساتھ بلکہ اس سے بھی مزید بڑھ چڑھ کر خدمات بجالاتے رہیں گے اور یہ بھی درخواست کرتی ہوں کہ مجھے ہمیشہ ان کے ساتھ رکھے کیونکہ یہ کم لوگ ہیں لیکن بہت کام کرنے والے ہیں۔
آخر میں حضور اقدس سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم

اپنے وقف کا حق ادا کرنے والے ہوں اور جب اور جہاں حضور اقدس کا حکم ہو ہمیں وہاں بہترین خدمت کی توفیق ملے۔آمین

اس کے بعد عزیزم مرتضٰی منان، نورالدین اشرف صاحب اور ذیشان احمد نے مل کر خدمت افریقہ کے حوالہ سے درج ذیل ترانہ بہت عمدہ آواز میں پیش کیا۔

ہم عہد یہ کرتے ہیں آقا، جب آپ ہمیں فرمائیں گے
ہم افریقہ کی خدمت کو، سب اڑتے اڑتے جائیں گے
جو زخم لگائے مغرب نے، وہ ہم جا کر سہلائیں گے
اور خدمت کیا ہوتی ہے یہ اب، ہم وقف نو بتلائیں گے
ہم اپنے بلالی بھائیوں کو، سینے سے جا کے لگائیں گے
رب نے چاہا تو پژمردہ چہرے اک دن مسکائیں گے
جب جان کا سودا ہم نے کیا، تو تن آسانی سوچنا کیا
ہم صحراؤں کو چھانیں گے، ہم جنگلوں میں گھس جائیں گے
گر جان بھی ہم کو دینی پڑی، ہم ہنس کر جان سے جائیں گے
رکھے گا زمانہ یاد ہمیں وہ نقش وفا بن جائیں گے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ یہ کس نے لکھا ہے؟ نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو مکرم محمود احمد صاحب نے بتایا کہ انہوں نے لکھا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ شاعر بھی ہیں تھوڑے سے شاعر لگ رہے ہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام واقفین کو اہم ہدایات فرمائیں۔

ہدایات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ عہد صرف ترانے تک نہیں ہونے چاہئیں۔ یہ دل کی آواز ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ صرف منہ سے کہہ دیا اس کے بعد دوڑ گئے اس لئے ہر واقف نو جو ہے وہ یاد رکھے کہ چاہے وہ کسی بھی فیلڈ میں ہے اس نے اپنی تعلیم سے فارغ ہو کر اپنی خدمات کو پہلے جماعت کے لئے پیش کر دینا ہے جماعت اگر کہے گی، خلیفۂ وقت اگر کہے گا کہ تم لوگ جماعت کی خدمت کے لئے آجاؤ تو اسی وقت فوراً آجائیں اور اگر کہا جائے گا کہ دو سال بعد چار سال بعد اور اپنی فیلڈ میں Experience لے کر آؤ تب آئیں۔ پھر اگر کہا جائے کہ اپنا کام کرو پھر کرتے رہیں لیکن یہ فیصلہ آپ نے خود نہیں کرنا بلکہ جماعت نے کرنا ہے خلیفہ وقت نے کرنا ہے اس لئے یہ یاد رکھیں ہمیشہ۔ نہیں تو یہ صرف ترانے جو ہیں، ایک وقتی جوش ابھارنے کے لئے ہی نہ ہوں یہ مستقل آپ کی زندگی کا حصہ ہوں اور ایک واقف نو کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے، ہمیشہ میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس کا معیار نیکی کا دوسروں سے بلند ہونا چاہئے۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ پانچ وقت نمازیں فرض ہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ بعض واقفین نو ایسے ہیں جو پانچ وقت نماز بھی نہیں پڑھتے۔ کوئی تین پڑھ رہا ہوتا ہے کوئی چار پڑھ رہا ہوتا ہے اور بہانے ہو جاتے ہیں، یہ سب نفس کے بہانے ہیں، ان کو دور کریں اور اس طرح باقی اخلاق جو ہیں وہ آپ کے بہت زیادہ اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ دوسروں کی نسبت۔ سچائی آپ کا طرہ امتیاز ہو آپ کا خاص نشان ہو۔ کبھی کسی بھی معاملے میں جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ پھر برداشت ہے۔ برداشت آجکل بہت کم ہوتی چلی جارہی ہے دنیا میں اور صبر ہے یہ بھی آپ میں پیدا ہونا چاہئے تبھی آپ حقیقت میں فیلڈ میں جا کر اپنی خدمات کا صحیح استعمال کر سکتے ہیں بہر حال اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کوئی بات پوچھنی ہے تو پوچھ لیں۔

ایک طالبعلم نے پوچھا کہ وہ میڈیسن میں داخلہ لینا چاہتا ہے تو حضور انور نے فرمایا میڈیسن میں داخلہ مل جاتا ہے تو لے لیں۔ اللہ کرے مل جائے۔ ڈاکٹر تو جتنے بھی بن جائیں اتنے کم ہیں۔ جس طرح ہمیں مربیان کی ضرورت ہے اسی طرح ڈاکٹرز اور ٹیچرز کی زیادہ ضرورت ہے اور باقی فیلڈ میں بھی اسی طرح ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ دسویں کلاس کے بعد جامعہ میں آنا چاہئے یا Abitur (ایف ایس سی) کے بعد تو اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا جامعہ والوں کا کیا خیال ہے۔ پھر طالب علم کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کر سکتے ہو تو Abitur کرلو۔ بڑی اچھی بات ہے۔ ذرا Experience ہی ہو جائے گا۔ تھوڑے اور میچور ہو جاؤ گے۔ جامعہ میں داخلہ کے لئے تین طلباء نے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اللہ فضل کرے اگر اس قابل ہو گے تو انشاء اللہ سلیکٹ ہو جاؤ گے۔ اگر نیت نیک ہے۔ کافی لوگوں نے درخواست دی ہے اگر زیادہ ہوئے تو UK لے جائیں گے۔

ایک واقف نو نے اپنے شہر Gieben میں بیت کی جگہ مل جانے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے جگہ مل جائے۔

ایک واقف نو نے بتایا کہ اسے زبانوں میں دلچسپی ہے تو حضور انور نے دریافت فرمایا کس زبان میں دلچسپی ہے۔ طالب علم نے بتایا فرنچ اور انگریزی میں حضور انور نے فرمایا جرمن اچھی آتی ہے تو پھر انگلش میں کرلو۔ اگر انگلش میں دلچسپی ہے۔

ایک واقف نو نے بتایا کہ اس نے Abitur (ایف ایس سی) کیا ہے اور اسے دلچسپی آسٹرونومی اور فزکس میں ہے۔ حضور انور نے فرمایا فزکس والوں کو ہی آسٹرونومی میں داخلہ دیتے ہیں۔ ٹھیک ہے اگر دلچسپی ہے تو کرلو لیکن آسٹرونومی کر کے پھر آگے ماسٹرز بھی کرنا ہے۔ آگے پڑھنا ہے پھر۔ صرف ڈگری لے کر بیٹھ نہ جانا۔

ایک واقف نو نے بتایا کہ وہ اکنامکس کا Thesis لکھ رہا ہے جس کا موضوع "The Proposed free trade agreement between India and EU"

اس پر حضور انور نے فرمایا انڈیا تو نئی Emerging اکانومی ہے وہ تو کھا جائے گی کچھ سالوں میں یورپ کو۔ فرمایا ٹھیک ہے کریں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب واقفین نو کو اللہ حافظ اور السلام علیکم کہا اور پھر واقفات نو کی کلاس کی طرف تشریف لے گئے جو ساتھ ہی خواتین کے ہال میں ہو رہی تھی۔ واقفین نو کی کلاس بارہ بجکر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔

کلاس واقفات نو (لجنہ) جرمنی

اس کلاس میں جرمنی بھر سے 241 لجنہ واقفات نو نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ یہ سب وہ واقفات نو تھیں جنہوں نے وکالت وقف نو کے جاری کردہ نصاب کے سالانہ امتحان میں جرمنی بھر میں بالترتیب 250 پوزیشنز حاصل کی تھیں۔

یہ کلاس بارہ بجکر چالیس منٹ پر شروع ہوئی۔ قرآن کریم کی تلاوت عزیزہ ساجدہ قریشی صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ ثمرہ منور نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ ہانیہ احمد صاحبہ نے درج ذیل حدیث پڑھی اور عزیزہ ہدیٰ نعیم نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے حضور دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی آدمی پر ہے۔ یعنی دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے، آسمان میں رہنے والے اور زمین میں رہنے والے، یہاں تک کہ چیونٹی جو بل میں ہے اور مچھلی جو پانی میں ہے یہ سب دعائیں مانگتے ہیں اس شخص کے لئے جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ علم ایسا ہو جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والا ہو۔ لوگوں کے فائدہ کے لئے ہو۔ اس کا مطلب یہ نہ لے لینا کہ عبادت کی ضرورت نہیں پڑی اور علم حاصل کرو۔ بس نمازیں چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ مقصد پیدائش جو انسان کا ہے وہ عبادت ہے۔ آنحضرت ﷺ موقع کے لحاظ سے ارشاد فرماتے تھے۔ تو وہ موقع کے لحاظ سے اس ریفرنس میں کسی سے بات کی تھی کہ بعض عابد جو اپنے آپ کو عابد سمجھتے ہیں ان سے وہ بہتر ہیں۔ جو علم حاصل کرنے والے ہیں۔ علم حاصل کر کے اس پر عمل کرنے والے ہیں اور ایک حقیقی عالم جب علم حاصل کر کے اس پر عمل کرنے والے ہیں اور ایک حقیقی عالم جب علم حاصل کرتا ہے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ عابد نہ بنے۔ وہ علم حاصل کرنے والا بھی ہوگا اور مخلوق کی خدمت کرنے والا بھی ہوگا اور علم کو پھیلانے والا بھی ہوگا تو یہ سوچ ہونی چاہئے۔ کل کو تم لوگ نمازیں چھوڑ کر نہ بیٹھ جانا۔

اس کے بعد عزیزہ مدیحہ احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام

قرآن کتاب رحماں، سکھلائے راہ عرفاں

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ عمرانہ احمد اور عزیزہ ھبہ اسلم نے مضمون علم کا سرچشمہ قرآن کریم پڑھا۔ بعدازاں عزیزہ عائشہ نصرت اور عزیزہ ملاحت احمد نے مضمون علم کا سرچشمہ حدیث پیش کیا۔

اس کے بعد تنزیلہ ظفر اور عزیزہ ندرت نجم نے مضمون علم کا سرچشمہ کتب حضرت اقدس مسیح موعود پیش کیا۔ بعدازاں عزیزہ عائشہ شاہین اور عزیزہ نبیلہ احمد نے مضمون علم کا سرچشمہ خطبات امام پیش کیا۔

نصائح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نصائح فرمائیں۔

یہ ساری لجنہ پندرہ سال سے اوپر کی ہیں۔ پندرہ سال سے اوپر جو عمر ہے بڑی میچور عمر ہوتی ہے۔ کچھ دسویں کلاس سے چلی گئی ہوں گی۔ کچھ آبیٹور (Abitur) کر رہی ہے۔ کچھ یونیورسٹی میں چلی گئی ہیں۔ کچھ شادی شدہ بھی ہیں۔ میرا خیال ہے قرآنی احکامات کی باتیں ہو رہی ہیں تو قرآن کے احکامات میں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اللہ کے حق اور بندے کے حق خاص طور پر بیان ہوئے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا قرآن کریم میں سات سو حکم ہیں۔ بعض جگہ فرمایا پانچ سو حکم ہیں۔ لیکن اگر تفصیل سے دیکھا جائے تو اس سے بھی زیادہ احکامات ملتے ہیں۔ لیکن بعض احکامات کو ایک جگہ اکٹھا کر کے حضرت مسیح موعود نے سات سو حکم کہا ہے۔ لیکن قرآن کریم کے بیشمار احکام ہیں اس کے حکموں پہ عمل کرنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ مرد ہو یا عورت ہو۔ بعض حکم مردوں اور عورتوں کے لئے کامن ہیں۔ بعض حکم ہیں جو عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ بعض مردوں

کو دیئے گئے ہیں قرآن کریم نے نماز روزہ زکوٰۃ حج اس قسم کی باتیں کی ہیں قربانی کی اور عبادات کی۔ یہ مردوں کے لئے بھی ہیں اور عورتوں کے لئے بھی لڑکیوں کے لئے بھی بچیوں کے لئے بھی۔ ہر ہوش مند (مومن) کے لئے اور آپ لوگ جو واقفات نو ہیں ان چیزوں پر پابندی تو کرنی ہے۔ اس کے علاوہ بعض احکامات ہیں وہ دیکھنے ہیں۔

مثلاً یورپ میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خاص طور پر پردے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ یہ صرف عورتوں کو، لڑکیوں کو، بچوں کو بعض دفعہ غلط فہمی ہو جاتی ہے کہ صرف پردہ کا حکم ہمیں کیوں دیا گیا ہے۔ مردوں کو بھی کوئی حکم ہونا چاہیئے پردے کا۔ حالانکہ جہاں اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دیا ہے وہاں نظریں نیچی رکھنے کا پہلے حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو تاکہ تمہاری حیا ٹپکے۔ اس سے پہلی آیت میں مردوں کے لئے حکم دیا ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ بلاوجہ یونہی دائیں بائیں دیکھتے نہ جاؤ۔ ہر ایک عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھو۔ پہلے مرد کو حکم ہے پھر عورت کو حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھے اور اپنی زینت ظاہر نہ کرے۔ پھر آگے اس کی تفصیل ہے کہ اپنے سروں کو ڈھانکو۔ اپنے جو جسم کے اعضاء ہیں ایسے جنہیں پردے کی ضرورت ہے جن کو مردوں سے چھپانے کی ضرورت ہے ان کو چھپاؤ۔ باہر ایسی زینت ظاہر نہ کرو جو تم اپنے ماں باپ، بھائی اور سگے رشتہ داروں کو دکھاتی ہو۔ تو باپ اور بھائی اور سگے رشتہ داروں میں چہرہ ہی ننگا ہوتا ہے ناں باقی ننگ تو ظاہر نہیں ہو رہا ہوتا۔ ہاتھ نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ یا سر پہ دوپٹہ نہ ہو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ چہرہ بھی نظر آ رہا ہوتا ہے۔ لیکن انسان باقی جسم مکمل طور پر باپ بھائی وغیرہ کے سامنے نہیں کرتا۔ ہر عقلمند انسان ایسا کرتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ جب باہر نکلو تو اس سے بڑھ کر تمہارا پردہ ہونا چاہیئے۔ یہ حکم ہے۔

واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا واقفات نو جو ہیں ان کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اپنے ہر معاملے میں رول ماڈل بنیں۔ ایک نمونہ بننا ہے۔ اس لئے اس معاشرے میں جہاں پردے کا بڑا شور ہوتا ہے۔ پردے کو بھی جاری رکھنا ہے۔ اس کے ساتھ حیا کا پہلو بھی ہو۔

صرف حجاب لینے سے پردہ نہیں ہو جاتا۔ جب تک حیا نہیں ہوگی عورت، مرد لڑکے لڑکی کے آپس کے میل جول میں علیحدگی نہیں ہوگی۔ ایک بیریئر (Barear) ہونا چاہیئے۔ کسی کو جرأت نہ ہو کہ غلط نظر ڈالے کسی لڑکی پر اور واقفات نو کے نمونے جو ہوں گے تو آئندہ دوسروں کی اصلاح کا باعث بننے والے ہوں گے۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ کا پردہ قرآنی حکم کے مطابق ہونا چاہیئے کہ جب وہ باہر نکلے تو کسی قسم کی زینت اور حسن عورت کا لڑکی کا دوسروں کو نظر نہ آتا ہو۔ سر ڈھکا ہو، بالوں کا پردہ ہے، چہرے کا پردہ ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ناک بند کر کے ہی چلنا ہے۔ اگر میک اپ نہیں کیا ہوا، ٹھوڑی، ماتھا اور بالوں کا جو پردہ ہے وہ ٹھیک ہے لیکن اگر میک اپ کیا ہوا ہے تو بہرحال چہرہ چھپانا ہوگا۔ پھر اگلے معیار بڑھتے ہیں جو بعض لڑکیاں پاکستان سے آتی ہیں وہاں نقاب اور برقعہ پہن کر آتی ہیں یہاں آ کر اسکارف لینے لگ جاتی ہیں تو وہ غلط ہے۔ ایک اچھا معیار جو پردے کا اختیار کیا ہے تو اس کو قائم رکھنا چاہیئے۔ اچھائی سے برائی کی طرف نیچے نہیں آنا چاہیئے، معیار اوپر جانا چاہیئے۔ افریقہ کا بھی پروگرام ہو رہا تھا لڑکوں میں۔ وہاں اگر مسلمان ہوتی ہیں مشرکوں میں سے، لامذہبوں میں سے، عیسائیوں میں سے تو ان کے پردے کا معیار بالکل نہیں ہے لیکن جب پردہ کرتی ہیں تو ان کے لئے لباس پہن لینا اور اپنے آپ کو ڈھانک لینا ہی بہت بڑا پردہ ہے۔ ان میں سے بعض جب ترقی کرتی ہیں روحانی لحاظ سے تو برقعے بھی پہنتی ہیں۔ تو ایک اچھی مومن کا، مومنہ کا جو لیول ہے اوپر جانا چاہیئے۔ واقفات نو کو ہمیشہ یہ ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ یہ وہ نمونہ ہیں دوسروں کے لئے۔ آپ لوگوں کو دوسری بچیاں دوسری عورتیں دیکھتی ہیں۔ اگر آپ کے نمونے قائم نہیں ہوں گے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اب یہ جو کہتے ہیں جینز پہن لیتی ہیں عہدیدار یا عہدیداروں کی بچیاں اور یہ اور وہ۔ اگر آپ میں سے کوئی پہن لیتا ہے جینز، Skin جینز۔ سوال یہ ہے کہ ایسا لباس یعنی جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن کوئی بھی ایسا لباس جس سے جسم کے حصے یا اعضاء ظاہر ہوتے ہوں، تنگ لباس ہو وہ منع ہے۔ ہندوستان میں رواج ہے تنگ پائجامہ پہننے کا، لیکن جب باہر نکلتے ہیں تو برقعہ ہوتا ہے، لمبا کوٹ ہوتا ہے یا چادر ایسی ہونی چاہیئے جس نے کم از کم گھٹنوں تک لپیٹا ہو۔ جینز اگر پہن لی، اگر لمبی قمیص ہے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر جینز پہن کے چھوٹا بلاؤز ہے صرف سر پر حجاب لے کر باہر نکل آئی ہیں تو وہ بے فائدہ چیز ہے۔ کیونکہ سر کا پردہ تو آپ نے کر لیا جسم کا نہیں کیا اور حیا جو ہے وہ قائم رکھنا اصل مقصد ہے۔ حیا کے معیار بڑھنے چاہئیں۔ اصل چیز یہ ہے۔ عورت کا تقدس اسی میں ہے۔ بلکہ اب تو پچھلے دنوں ٹی وی پر ایک پروگرام غیروں کا آ رہا تھا مسلمانوں کا۔ کوئی عورتیں جواب مسلمان ہوئی ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہم اپنے آپ کو ڈھانک کے زیادہ محفوظ محسوس کرتی ہیں۔ بلکہ ایک عیسائی انگریز عورت کا بھی اس میں بیان تھا کہ مرد جو پردے پردے کا شور مچاتے ہیں کہ ہم نے عورت کو آزادی دلوادی۔ حالانکہ مسلمان نہیں تھی وہ عیسائی جرنلسٹ ہے اس نے کہا کہ پردہ دیکھ کے اور یہ ساری باتیں سن کے میں سمجھتی ہوں کہ مغرب میں پردہ چھڑایا جا رہا ہے۔ مردوں نے اپنی عیاشی کے لئے، اپنے نظروں کی تسکین کے لئے چھڑایا ہے عورتوں کی آزادی کے لئے نہیں چھڑایا۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ عورت کا ایک تقدس ہے، اس تقدس کو قائم رکھنا ہے۔ اس تقدس کو قائم رکھنے کی مثال واقفات نو نے بننا ہے ہر بارے میں ہر معاملے میں۔ کیونکہ پردہ آجکل ایشو ہے اس لئے میں نے اس کو چھیڑ دیا ہے۔ ہر چیز میں، عبادتوں میں آپ کا معیار اچھا ہونا چاہیئے۔ دوسرے احکامات میں معیار اچھا ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ جو سات سو حکم کی پابندی نہیں کرتا، یہاں تک لکھا ہے کہ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ تو یہ تلاش کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔ تاکہ جس جس ماحول میں رہ رہی ہیں مختلف جگہوں پر، اس جگہ پر باقی احمدی لڑکیوں کے لئے بھی، باقی احمدی عورتوں کے لئے بھی آپ کے نمونے قائم ہوں۔ یہ سوچیں اور اگر یہ ہو جائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگ پھر انقلاب لانے والی بنیں گی''۔

اس کے بعد عزیزہ درعجم، قرۃ العین، عمیرہ حمید اور انعم باجوہ نے مبارک احمد ظفر صاحب کا ترانہ ع

ہیں واقفات ہم وفا کے گیت گائیں گی

پڑھا۔ حضور انور نے فرمایا یہ جو ترانہ تم لوگوں نے سنا اور انجوائے کیا۔ یہ صرف انجوائے کرنے کی حد تک نہیں ہونا چاہیئے۔ ترانے کا مطلب سمجھاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا زمین و آسماں بنانا کیا ہے؟ نہ تو زمین نئی آ سکتی ہے اور نہ آسمان بن سکتا ہے۔ زمین بھی وہی رہنی ہے اور آسمان بھی وہی رہنا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک محاورہ ہے کہ جو معاشرے میں برائیاں پھیل گئی ہیں ان کو بدلنے کے لئے انبیاء آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اس زمانے میں اسی لئے آئے تھے اور کہتے ہیں کہ ایک نئی زمین و آسمان پیدا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ اسی لئے آئے تھے کہ اس کام کو جاری رکھنے کے لئے۔ کچھ لوگ ایسے ہونے چاہئیں جو اپنی مثالیں قائم کرتے ہوئے اس معاشرے کی اصلاح کا باعث بنیں۔ پس واقفات نو جو ہیں نیا زمین و آسمان تبھی بنا سکتی ہیں۔ جب اس معاشرے کی اصلاح کا باعث بن جائیں اور اصل دین لاگو ہو، نہ یہ کہ روایات کو اختیار کر لیا جائے۔

مکرم محمد جاوید صاحب مربی سلسلہ زیمبیا

زیمبیا میں بکسٹال

ماہ مارچ 2011ء میں اللہ کے فضل و کرم سے دو بُک سٹالز لگائے گئے۔

پہلا بُک سٹال 2 اور 3 مارچ بروز بدھ و جمعرات دو دن کیلئے زیمبیا کی مرکزی لائبریری 'سٹی لائبریری' میں مرکزی مربی سلسلہ اور دو لوکل معلّمین کے تعاون سے لگایا گیا۔ ان دو دنوں میں 37 مرد و زن نے ہمارے سٹال سے جماعتی پمفلٹس حاصل کئے۔ ایک سو سے زائد مرد و زن نے بُک سٹال کو وزٹ کیا۔

دوسرا بُک سٹال زیمبیا کی یونیورسٹی کی لائبریری میں تین دن (7 تا 9 مارچ 2011ء) لگایا گیا۔ اس دوران ساڑھے چار سو سے زائد طلبہ و پروفیسرز کو مفت جماعتی پمفلٹس دیئے گئے نیز ڈیڑھ صد سے زائد افراد کو جماعتی تعارف اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افریقن ممالک کے دورہ جات پر مبنی CDs دی گئیں۔ 2500 سے زائد پمفلٹس کی کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن کریم انگریزی ترجمہ کے چار نسخے لوگوں نے خرید کئے۔ نیز کئی دیگر کتب خریدی گئیں جن سے مجموعی طور پر ساڑھے تین لاکھ زیمبین کواچے کی آمدنی ہوئی جو 75$ کے برابر ہے۔ ایک سو سے زائد طلبہ و پروفیسرز نے بُک سٹال کو وزٹ کیا۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے دعوت الی اللہ کے نئے راستے کھولے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 10 جون 2011ء)

قوت اجتہاد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

انبیاء کو علیحدہ کر کے کسی اور سے دبنے کا مادہ میں نے اپنے اندر کبھی پایا ہی نہیں اور میں کسی کے اجتہاد کو بلا دلیل ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اجتہاد کی بناء عقل پر ہوتی ہے۔ پس جس طرح کسی اور میں عقل ہے۔ اسی طرح مجھ میں بھی عقل ہے۔ اگر کوئی بلا دلیل بات کہتا ہے۔ تو میرے نزدیک ضروری نہیں کہ اسے تسلیم کیا جائے۔ پس اگر کوئی حقیقت کے خلاف اپنا اجتہاد پیش کرتا ہے۔ تو میں اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ خواہ اس کے نام کے ساتھ کتنے القاب لگے ہوئے ہوں۔

(الفضل 21 اپریل 1925ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کے قیام کی غرض

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

’’اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاق حسنہ دنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں۔ یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی۔ چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے۔ ان میں جہاں یہ امر مدنظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ ان اصولوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں۔ اس طرح تحریک جدید کے اصول میں اس امر کو مدنظر رکھا گیا تھا کہ امراء اور غرباء میں جو خلیج حائل ہے اور جس کی بناء پر امراء میں کبر اور خود پسندی اور بڑائی اور احسان جتانے کا مادہ پایا جاتا ہے اس کو دور کیا جائے۔ ان تمام مطالبات کا مقصد جماعت کے اندر اخلاق حسنہ کو قائم کرنا تھا۔‘‘

(بحوالہ مطالبات صفحہ 173)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سانحہ ارتحال

مکرم احسان اللہ مانگٹ صاحب مربی انچارج گیانا جنوبی امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ مہوش حبیب صاحبہ دختر مکرم حبیب اللہ مانگٹ صاحب مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد مورخہ 12 جون 2011ء کو 22 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ جن کی نماز جنازہ مربی سلسلہ مانگٹ اونچا نے مانگٹ اونچا میں پڑھائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اس لئے میت کو ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 13 جون کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحومہ حضرت دادخاں صاحب مانگٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے تھیں اور خلافت کے ساتھ محبت رکھتی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

ولادت

مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم مظفر الاسلام صاحب اور بہو مکرمہ آسیہ مظفر صاحبہ کو شادی کے پانچ سال کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام مصباح الاسلام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری رستم علی صاحب مرحوم آف کنری ضلع عمر کوٹ کی نسل سے اور مکرم ناصر احمد صاحب راجپوت آف حیدرآباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بچے کو نیک، صالح، خادم دین، آنکھوں کی ٹھنڈک، درازی عمر والا اور خلافت کا سلطان نصیر بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم اسامہ بلال صاحب متعلم جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ ناصرہ سحر صاحبہ زوجہ مکرم عمران احمد بھٹی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد 20 مئی 2011ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کو وقف نو میں قبول فرماتے ہوئے عدنان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قریشی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ مغلپورہ لاہور کا نواسہ اور مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب ساندہ کلاں لاہور کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو والدین کیلئے قرۃ العین اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد صادق صاحب چیپ سائیکل سٹور دارالعلوم وسطی ربوہ حال جرمنی مورخہ 6 مئی 2011ء کو بعمر 77 سال وفات پا کر پیارے مولا کے حضور حاضر ہوگئیں۔ آپ کو شوگر کا پرانا عارضہ لاحق تھا ٹانگ کے آپریشن کے بعد ہوش میں نہ آسکیں۔ اور 19 دن بعد آپ کی وفات ہوگئی۔ 1959ء میں ایک خواب کی بنیاد پر موصوفہ نے حضرت مصلح موعود کے دور میں ایک مخالف احمدیت گھرانے سے تعلق ہونے کے باوجود اپنی شادی کے چندہ ماہ بعد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں اور آخری وقت تک ثابت قدمی کے ساتھ اس پر قائم رہیں۔ آپ کا خلافت سے عشق مثالی تھا اور خلافت کی طرف سے ہونے والی ہر تحریک میں بھرپور حصہ لیتی تھی احمدیت کے مقابل آپ نے ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کیا اور آپ کے قدم نہ ڈگمگائے اور ان کی تمام باتوں کا تسلی بخش جواب دیا کرتی تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں آپ کی میت تدفین کیلئے مورخہ 9 مئی 2011ء کو آپ کے بیٹے مکرم رانا ظفر اقبال صاحب اور مکرم رانا جاوید اقبال صاحب اور بیٹی مکرمہ ارشد پروین صاحبہ ربوہ لائے۔ اسی روز بعد از نماز ظہر بیت المبارک میں محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم رانا ارسال احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صف اول کی قربانی کرنے والی غریب پرور، دعا گو، ہمدرد، غمگسار، صابر وشاکر خاتون تھیں اور کبھی بھی زبان پر شکوہ نہ لاتیں اور ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہونے والی اپنوں اور غیروں میں بے حد مقبول تھیں۔ آپ نے اپنے بعض غریب رشتہ داروں کے بچوں اور بچیوں کی شادی کا تمام خرچ برداشت کیا اور یہ کام خاموشی سے کرتی تھیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام تحریکات میں بھی دل کھول کر چندہ دیا کرتی تھیں اس میں کبھی بخل سے کام نہ لیا۔ آپ کی اولاد نے بھی آپ کی بیماری کے دوران آپ کا بہت خیال رکھا خصوصاً دونوں بیٹوں نے تو خدمت کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بھرپور زندگی گزاری آپ نے اپنے خاوند کے علاوہ دو بیٹے مکرم رانا ظفر اقبال صاحب مکرم رانا جاوید اقبال صاحب آف جرمنی، تین بیٹیاں مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبشر احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ محلّہ دارالعلوم وسطی ربوہ، مکرمہ ارشد پروین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا داؤد احمد صاحب جرمنی، مکرمہ عفت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا امتیاز نصیر طاہر صاحب جرمنی، دو پوتے، چھ پوتیاں، پانچ نواسے اور چھ نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم مرحومہ کے ساتھ شفقت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولادوں کو بھی ان کی نیک یادیں ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ کے خاوند مکرم رانا محمد صادق صاحب بھی آج کل صاحب فراش ہیں ان کی صحت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سسر مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مورخہ 21 جون 2011ء کو امریکہ میں انتقال کر گئے۔ آپ کی میت 26 جون 2011ء کو ربوہ لائی گئی اور 27 جون کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم مخلص اور خلافت احمدیہ سے کامل وفا کا تعلق رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔ ہمیشہ غریبوں اور رشتہ داروں کا خیال رکھتے اگر کبھی کسی کی مدد نہ کر پاتے تو ہمیشہ اس پر دل میں تاسف ہوتا۔ مرحوم ملنسار تھے اور ہمیشہ سب سے مسکرا کر اور خوش دلی سے ملتے۔ طبیعت میں استغناء بہت زیادہ تھا ہمیشہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے۔ کسی کے سامنے کبھی ہاتھ نہ پھیلاتے بہت محنتی اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ محترم چوہدری سلطان احمد صاحب سابق پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ کے بہنوئی اور محترم چوہدری غوث محمد صاحب جنگل امام شاہ (سندھیلانوالی) کے بیٹے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب اسلام آباد، تین بیٹیاں مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالجبار صاحب لندن، مکرمہ کوثر پروین صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عرفان احمد صاحب لاہور اور مکرمہ بشریٰ ظفر صاحبہ اہلیہ خاکسار سوگوار چھوڑی ہیں۔ جو سب شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالحمید طاہر صاحب معلم وقف جدید ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ شدید علیل ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

کیلسی ماب سیرپ
مٹی چھڑانے اور بچوں میں خون اور کیلشیم کی کمی دور کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مستحق طلباء کی امداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔‘‘

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں مجھے بتائیں انشاءاللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

’’طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 26/اکتوبر 2007ء)

پس آیئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ’’امداد طلبہ‘‘ کے نام سے قائم ہے۔اس کے ذریعہ یکم جولائی 2009ء سے جون 2010ء تک 6ہزار 485 طلباء و طالبات کو وظائف اور 338 طلباء و طالبات کو کتب مہیا کی گئیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔سالانہ داخلہ جات 2۔ماہوار ٹیوشن فیس
3۔درسی کتب کی فراہمی 4۔فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔پرائمری و سیکنڈری: 8 سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔کالج لیول: 24 سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔بی ایس سی۔ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات: ایک سے 3 لاکھ روپے تک سالانہ

سینکڑوں طلبہ جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ’’امداد طلبہ‘‘ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

PH:0092 47 6212473
Mob:0092 332 7079462
0092 333 6707153
E-Mail:ntaleem@gmail.com
URL:www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم محمد عبدالرشید صاحب حیدر آبادی صدر جماعت احمدیہ نارتھ لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے عزیز مکرم مطیع اللہ درد صاحب کا بائی پاس چار سال قبل ہوا تھا اور اب گردے جواب دے رہے ہیں صرف 30% کام کرتے ہیں اور اسی دوران دوبارہ دل کا حملہ ہوا۔18 جون کو لندن کے (Kigns) ہسپتال میں سٹنٹ ڈالا گیا۔ اب دل صرف 25% کام کر رہا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ عطا فرمائے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔آمین

مکرم محمد رضاء اللہ چانڈیو صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن صاحبہ عرصہ تقریباً 20 سال سے معدہ اور انتڑیوں کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ مسلسل علاج کی وجہ سے کبھی تکلیف میں کمی آ جاتی ہے اور کبھی پھر اضافہ ہو جاتا ہے آجکل صحت اکثر خراب رہنے لگی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت یابی عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر بہت دیر تک قائم رکھے۔آمین

مکرم اعجاز احمد کلیم صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم عبدالحکیم جوزا صاحب مربی سلسلہ کافی عرصے سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم نذیر احمد صاحب باجوہ دارالعلوم جنوبی بشیر گلے کے کینسر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم مرزا بشیر احمد صاحب سابق کارکن مدرسۃ الحفظ اطلاع دیتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 8 جولائی

طلوع فجر	3:39
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:19

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید و فروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب:0344-7801578

Mini Sale Big Discount
صاحب جی فیبرکس ربوہ
0092-47-6212310
دونوں برانچز پر سیل۔سیل۔سیل

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائزر
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

FR-10

فارن کوالیفائیڈ چائلڈ سپیشلسٹ
ڈاکٹر میاں رؤف احمد ناصر گولڈ میڈلسٹ
ایم بی بی ایس، ڈی سی ایچ (لاہور)
ایم ڈی (امراض بچگان) آر ایم پی (پاک)
تمام امراض بچگان کے مکمل علاج معالجہ و مشورہ کیلئے مکمل اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
ناصر چلڈرن ہسپتال
نزد اقصیٰ چوک دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ
فون نمبر 03334381939,047-6005775

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹیفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پائوڈر کوٹنگ مشین، ڈی آئنائزر پلانٹ
پی۔وی۔سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37۔دل محمد روڈ، لاہور۔فون: 0300-4280871, 0313-4280871, 042-37247744